خواب اور فن تعبیر کی تاریخ، بنیادی عناصر اور اصول

Dreams & Interpretation: History Fundamental Elements & Principles

Farzana Khalid
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Home Economics, Gulberg, Lahore.

Abstract: The dreams and methododoly to decipher them is very important in perspective of social, psychological and religious life of human beings. The dreams have impact upon our lives and we may be made pleased, horrified, optimized or puzzled by them. There are difference shools of thought about significance of dreams, their validity and interpretations. In primitive epoch dreams were believed sacred and messages from Gods. The article reveals how the dreams had been considered in different ancient nations like greece, Egyptians and others. The articles informs that all dreams are not interpretable and some are illusions and hallucination. Thisalso gives sufficient information about symbols and components of dreams.

Keywords: Dream, Deciphering, Revealation, Illusions.

علم التعبیر کی تاریخ جاننے سے قبل خواب کی تاریخ جاننالازمی ہے کہ خوابوں سے متعلق مختلف قوموں اور تہذیبوں کے افکار و نظریات کو مختلف ادوار اور معلوم تاریخ میں کیا سمجھا جاتا تھا؟ ان کے متعلق کس قسم کے نظریات رائج تھے؟ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نسلِ انسانی کا خوابوں سے تعلق اس وقت سے ہے جب سے کائنات ارضی میں اس کا وجود ہے۔ انسان اپنی ابتداء سے لے کر آج تک نیند اور خواب کی رونقوں کو اس طرح جانتا ہے کہ اس کا بچپن، لڑکپن، جوانی اور شعور سب اس سے آگاہ ہیں۔ خواب اور تعبیر کے متعلق عہد قدیم سے انسانوں کے افکار و نظریات مختلف رہے ہیں۔ ذیل میں ان کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ خواب وفن تعبیر کی تاریخی حیثیت عیاں ہو سکے۔

اہل یونان کا نظریہ

تاریخ یونان کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یونان میں علمی لحاظ سے وقتاً فوقتاً مختلف گروہ و مکاتب فکر منظرِ عام پر آئے ہیں مثلاً فیثا غورثیہ، سوفسطائیہ، رواقیین وغیرہ، ہر گروہ اپنے مخصوص نظریات ور حجانات رکھتا تھا، کچھ کا تعلق و جھکاؤ مذہب کی طرف تھا جبکہ اکثر کا تعلق فلسفہ سے تھا اور اسی کے سبب انہوں نے شہرت حاصل کی۔ خواب و تعبیر کے موضوع پر جب یونانی لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو جو تصورات حاصل ہوتے ہیں ان کو نکات کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ خوابوں کی اصل دیوتائی ہے

اہل یونان کے تمام مکاتب اور ہر دور میں خوابوں کے متعلق ایک مشترک نظریہ رائج تھا کہ خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور ان کو الہام کا درجہ حاصل تھا۔ یونان کا مشہور شاعر "ہومر" اپنے اشعار میں خوابوں کو بھیجنے والے خدا اور پھر ان کا مطلب بتانے والے کی خبر بھی دیتا ہے۔ Encyclopedia of Religion and Ethics میں مقالہ نگار نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

> The belief in the Divine and Prophetic character of dreams is universal throughout Greek literature. In Homer, the sender of dreams is Zeus: it is e.g. he who directly dispatches the lying dreams to Agamemnon. In Homer, some soothsayers or interpreter of dreams, for dreams too is from Zeus.(1)

یونانی لٹریچر میں خوابوں کو دیوتائی اور پیغمبری کے درجہ تک سمجھنے کا عقیدہ مشترک ہے۔ ہومر میں ہے کہ خواب بھیجنے والا زیس دیوتا ہے وہی ہے جو براہِ راست خواب آگا میمن کو دکھاتا ہے۔ ہومر میں یہ بھی ہے کہ کچھ خوابوں کی تاویل کرنے والے، خوابوں کے لیے سب زیس کی طرف سے ہوتے ہیں۔

2۔ خواب خدا اپنے خاص لوگوں کو دکھاتا ہے:

اہل یونان کے ہاں ایک نظریہ یہ بھی ہے رہا ہے کہ خدا اپنے برگزیدہ اور چنے ہوئے افراد کو بطور اعزاز خواب دکھاتا اور بشارتیں دیتا ہے۔

The later and more retained theory was that the dreams are directly inspired by the God to whom the seat of prophecy is consecrated.(2)

زیادہ اہم اور بعد کا نظریہ یہ تھا کہ خواب براہِ راست خدا کی طرف سے ہوتے ہیں ان لوگوں کو القاء کیے جاتے ہیں جن کے لیے پیغمبری کا منصب طے ہو چکا ہوتا ہو۔

ایک نظریہ یونانیوں کے ہاں یہ بھی رہا ہے کہ خواب مقدس اور اعزاز گردانا جاتا تھا کہ وہ اسے خدا کے خاص بندوں کے لیے محدود رکھتے تھے۔

3۔ خدا مریضوں کی بذریعہ خواب مدد کرتا ہے:

ایک رائے یونانیوں کی یہ رہی ہے کہ خدا اپنے بندوں میں سے بیماروں اور مریضوں کی خواب کے ذریعے مدد کرتا ہے تاکہ وہ صحت مند ہو جائیں۔

It was usual for the God in person to “appear in dream” to the patient and dictate the remedy, or even leave it behind him.(3)

خدا کے لیے یہ معمول ہے کہ وہ کسی فرد کے خواب میں ظاہر ہو اور مریض کو علاج املا کروائے یا (ایسا بھی ہوتا کہ) اس کے لیے (نسخہ) چھوڑ جائے۔

گویا خدا بندوں کی مدد بذریعہ خواب کرتا ہے اور اس نظریے سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ خوابوں کو رحمت اور خدائی مدد کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

4۔ آرفک مذہب کا عقیدۂ خواب:

یونان کا ایک مشہور مذہب آرفک (orphic) تھا۔ فیثا غورثیہ کا تعلق بھی اسی مذہب سے تھا۔ اس مذہب کا عقیدہ یہ تھا کہ جسمِ مادی روح کے لیے قبر ہے اور روح اس سے رہائی چاہتی ہے اور کبھی کبھی روح اس جسمانی قید سے آزاد ہو کر حقیقی زندگی کی بیداری سے ہمکنار ہو جاتی ہے اور ایسا تب ہوتا ہے جب جسمِ مادی عالمِ نوم میں ہوتا ہے،

encyclopedia of religion and ethics میں درج ہے:

The familiar orphic doctrines, that the body is the “grave” of the soul, and that it is only when free from the body that the soul awakes to its true life, led naturally to the view that in

sleep the soul converses with eternal things and receives communications from heavens to which it is not accessible by day. This doctrine is specially prominent in Pindar and Aeschylus…poetswho stood in specially close connection with Sicily, thus Pindar says in a well known passage that the soul slumber while the body is active but when the body slumbers, she shows forth in many a vision the approaching issues of woe and weal.(4)

مشہور آرفک نظریے کے مطابق جسم روح کی قبر ہے اور روح جب جسم سے آزاد ہوتی ہے تو اپنی حقیقی زندگی بسر کرتی ہے اور نیند کی حالت میں روح دائمی اشیاء سے کلام کرتی ہے اور آسمانوں سے معلومات حاصل کرتی ہے جو کہ دن میں ممکن نہیں ہوتا۔ یہ عقیدہ خاص طور پر Pindar اور Aeschylus (کی شاعری) میں نمایاں ہے، وہ شاعر تھے جن کا سسلی سے قریبی تعلق تھا۔ Pindar اپنے معروف پیراگراف میں کہتا ہے کہ روح سست ہوتی ہے جب جسم چست ہوتا ہے لیکن جب جسم سست ہوتا ہے تو یہ روح آنے والے کئی معاملات سے متعلق (اطلاع لینے کے لیے) چست ہوتی ہے جیسے مصائب و آلام۔

5۔ خواب موضوعی ذریعہ اظہارِ راستی ہیں:

ایک تصور یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ اچھے، شریف اور نیک فرد کا خواب ہدایت کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے۔ اس نظریے کو سقراط نے متعارف کروایا:

Socrates maintains that the dreams of the good man are pure and prophetic, because even in sleep the lower element in his soul retain their subjection and leave the noblest element to lead a free and unfettered life of its own.(5)

سقراط بیان کرتا ہے کہ اچھے آدمی کے خواب خالص اور پیغمبرانہ ہوتے ہیں کیونکہ نیند کی حالت میں بھی اس کی روح کے کم سے کم عناصر بھی اپنی موضوعیت برقرار رکھتے ہیں اور اس میں اچھے عناصر چھوڑ جاتے ہیں تاکہ وہ آزاد اور غلامی سے مبرا زندگی گزار سکے۔

گویا اس کے نزدیک ایک اچھے فرد کا خواب حصولِ ہدایت کے لیے موافق ہے اور وہ بہتر زندگی گزارنے میں مدد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

6۔خواب انفرادی پڑتال کا پیمانہ ہیں:

یونانی لٹریچر کے جائزے سے ایک یہ نظریہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ "خواب انفرادی پڑتال کا پیمانہ ہیں" یعنی انسان کے خواب کے ذریعے اس کے اچھے یا برے ہونے کا پتہ چلتا ہے اور خواب سے ذاتی جانچ پرکھ ہو جاتی ہے۔ زینو (Zeno) جو ایلیا کا باشندہ تھا اور وہ پارمینڈیز کا مقلد تھا، اس کا خواب کے متعلق نظریہ یہی تھا:

> We find Zeno advising his followers to use their dreams as a test of their advance towards virtue.(6)
>
> ہم زینو کو اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کرتے ہوئے پاتے ہیں کہ وہ اپنے خوابوں کو اپنی نیکی میں ترقی کی جانچ کے لیے بطور پیمانہ استعمال کریں۔

درج بالا نظریات ہیں جن سے اہلِ یونان کے خواب کے بارے میں تصورات و عقائد کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ ان کے ہاں خواب الہامی، خدائی اور اہم شے تصور کیے جاتے ہیں جن کو زندگی کے عملی مسائل و معاملات سے گہرا تعلق ہے اور خواب و تعبیر کے موضوع کو یونانی ادب اور مکاتب میں کسی دور میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔

قدیم وحشی اقوام کا نظریہ

قدیم وحشی اقوام کا زاویۂ نگاہ یہ رہا ہے کہ نیند کی حالت میں روح جسم کو چھوڑ کر فرصت یا چھٹی کا دن مناتی ہے، وہ زمان و مکاں کی قید سے آزاد ہو کر ہر وہ کام کرتی ہے جو وہ جسم (مادی) کے اندر رہ کر سرانجام دینے سے قاصر ہوتی ہے اور آسمان پر وہ جو کچھ کرتی ہے ذہن پر اس سے متعلق جسم وہ سب دیکھتا اور محسوس کرتا ہے جس طرح بیداری میں، اور اسی کا نام خواب ہے۔ (۷) وحشی اقوام کے نظریہ خواب کو Encyclopaedia of Religion and Ethics میں یوں بیان کیا گیا ہے:

> The Narrang-ga thinks that the human spirit can leave the body in sleep, and communicate with the spirits of others or of the dead.(8)

نیر نگا کے مطابق روحِ انسانی نیند کی حالت میں جسم سے الگ ہو سکتی ہے اور تب وہ دوسری ارواح یا مردہ لوگوں کی ارواح سے رابطہ کر سکتی ہے۔

درج بالا نظریے کے مطابق انسانی ذہن روح کے افعال کا عکس قبول کرتا ہے اور اسی کا نام خواب ہے۔

اہل بابل کا نظریہ خواب

یونانیوں کی طرح اہل بابل بھی خوابوں کو الہام کا درجہ دیتے تھے اور ان کی عام زندگی اور مذہب میں خوابوں کا نہایت اہم کردار تھا۔ اہل یونان کا عقیدہ تھا کہ دیوتا کسی شخص کے پاس جس مخصوص طریقہ سے آتے ہیں، اسی طریقہ کا نام خواب ہے۔

> In the dream the deity was believed to reveal himself in a special way to the individual, declaring the will of heaven and predicting the future.(9)

یہ یقین رکھا جاتا تھا کہ خواب میں دیوتا ایک خاص صورت میں فرد پر ظاہر ہوتے ہیں اور اسے جنت (میں جانے) کی رضامندی اور مستقبل سے متعلق باتوں سے آگاہ کرتے ہیں۔

اہل بابل کے ہاں خواب دیکھنے کے لیے باقاعدہ ہیکل بنائے جاتے تھے اور خواب کی آرزو کرنے کے لیے ایک خاص گانا گایا جاتا تھا جو بابلی خواب دیکھنا چاہتا تھا وہ خواب کے دیوتا کے ہیکل میں چلا جاتا۔(۱۰)

> There were books for interpreting meanings (of dreams) it would seem that answers to prayers could be obtained through sleeping in a temple and invoking Makhir, the goddess or God of dreams.(11)

خوابوں کا معنی بتانے کے لیے ان کے ہاں کتب تھیں۔ یوں لگتا ہے کہ دعاؤں کے جوابات ہیکل میں سونے سے حاصل کیے جاسکتے تھے اور خواب کے دیوتا "Makhir" کے واضح کرنے سے۔

درج بالا بحث کا حاصل یہ ہے کہ اہل بابل کے عقیدے کے مطابق خواب کے لیے ایک خاص دیوتا تھا جو خواب میں رہنمائی کرتا، مستقبل کے بارے آگاہ کرتا اور مرادیں پوری کرتا تھا۔

اہل مصر کا نظریہ خواب

اہل مصر کی زندگی میں خوابوں کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ قدیم مصری تاریخ سے خوابوں کے متعلق مصریوں کے جن نظریات اور عقائد کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہیں کہ مصر کے بادشاہ کسی الجھن یا پریشانی کے وقت ایسے خواب دیکھا کرتے تھے جن میں دیوتا خود آکر انہیں مشکلات کا حل بتا جایا کرتے تھے۔

بعض خوابوں میں دیوتا آکر بعض امور کی ہدایت اور بعض پر تنبیہ کیا کرتے تھے۔ بعض خوابوں میں دیوتا اپنے مقبول افراد کو ان کی خواہشوں کی تکمیل کے راستے بتایا کرتے تھے یا ان کے سوالوں کے جواب دیا کرتے تھے، بعض خوابوں میں دیوتا لوگوں کو نیک کاموں کی ہدایت کرتے تھے۔(۱۲)

غرض اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یونانیوں اور بابلیوں کی طرح اہل مصر بھی خواب کو الہام، بشارت یا حل مشکلات کا موجب قرار دیتے تھے اور انہیں کی طرح اپنے معبدوں میں خواب دیکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ قدیم مصر میں "تعبیرِ خواب" ایک مہتمم بالشان علم کی حیثیت سے موجود تھا جیسا کہ دائرہ معارف کی عبارت اس کی دلیل ہے

> The interpretation of symbolical dreams was the business of special persons "The masters of the secret things". At no time do these "official dreamers" seem to have had the prominence they enjoyed in other civilization.(13)

علامتی خوابوں کی تعبیر خاص لوگوں کا پیشہ تھی "پوشیدہ اشیاء کے ماہر تھے" بہت ہی قلیل وقت میں ان پیشہ ور معبرین نے دیگر تہذیبوں میں نمایاں مقام حاصل کر لیا۔

گویا خواب کی الہامی حیثیت کے ساتھ ساتھ "تعبیر" بطور علم کا مصر میں بہت رواج تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں تعبیر و تاویل بتانے والے ماہرین کے پیشے نے بہت ترقی حاصل کی اور وہ نہ صرف مصر بلکہ دوسری تہذیبوں میں معروف ہو گئے۔ مصریوں کے نظریہ خواب کے متعلق Raymond De Becker اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

> In Egypt the word for dreams was a derivative of the verb meaning "to keep awake" or "to awaken" and a demotic text goes so far as to say: "God created the dreams to point out the way to the sleeper whose eyes are in darkness" and of course, the awakening which dreams make possible is alone all that of attention to the future or the world of the gods.(14)

مصر میں خوابوں کے لیے مختص لفظ ایک فعل "جاگتے رہو" سے اخذ کیا گیا ہے یا جاگتا ہوا اور ایک روایتی بات جو اس کے متعلق کہی جاتی ہے کہ "خدا نے خواب بنائے، سونے والے کے لیے راہ دکھانے کے واسطے جس کی آنکھیں اندھیرے میں ہیں اور یقیناً وہ بیداری میں جو خواب کے نتیجے میں ممکن ہوتی ہے وہ ان سب سے بالا ہے، مستقبل کے بارے میں اور خداؤوں کی دنیا (سے دکھائی گئی) ہے۔

ٹیوٹانک (Teutonic) قوم کا نظریہ

اس قوم کا تعلق یورپ کے بعض علاقوں مثلاً جرمنی و سویڈن سے ہے۔ ٹیوٹانک قوم کے مذہب کا خوابوں سے کوئی تعلق نہ تھا تاہم خواب ان کے ہاں اہم درجہ رکھتے تھے۔ عقیدہ یہ تھا کہ خواب میں صاحبِ خواب کو اس کے ماحول اور مستقبل کی بہت سی باتوں سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ خوابوں کے ذریعہ فال اور شگون لیے جاتے ہیں۔ خواب میں نظر آنے والی علامات کی مخصوص تعبیریں مقرر تھیں۔ اس قوم کے بعض علاقوں میں خوابوں کے متعلق فلسفیانہ غور و فکر کا دستور رواج پا چکا تھا۔ بعض حصوں میں فال اور شگون کا سلسلہ کافی رواج پذیر تھا اور بعض علاقوں میں خوابوں کو توہم پرستی کا ذریعہ بنالیا گیا تھا۔ (۱۵) جیسا کہ دائرہ معارف کی عبارت سے واضح ہوتا ہے:

It is a firm belief in most Teutonic countries that to sleep in a new house, or at least in a new bed, is the best method of securing a dream. It was the method known in the middle ages.(16)

زیادہ تر ٹیوٹانک ممالک میں یہ عقیدہ مضبوط ہے نئے گھر میں سونا یا کم از کم نئے بستر پر سونا، خواب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ وہ طریقہ تھا جو قرون وسطیٰ میں رائج تھا۔

اس کے علاوہ خاص وقت، خاص موسم بھی خواب دیکھنے کے لیے خاص اور اہم سمجھتے جاتے تھے اور ان میں دیکھے جانے والے خوابوں کو سچ سمجھا جاتا تھا اور خواب دیکھنے والا انہیں اپنے لیے مبارک خیال کرتا تھا۔

Certain nights, whose significance dates from heathen times, are considered the most important for dreams almost all over the Teutonic Europe, especially the twelve nights and midsummer night. Both in Sweden and in Germany it is the custom to lay a bunch of nine different varieties of flowers

under the pillow on Midsummer Eve, to ensure that the dreams of the night shall come true.(17)

ٹیوٹانک یورپ میں قدیم مذہبی (لوگوں کے) وقت سے مخصوص راتیں خوابوں کے لحاظ سے انتہائی اہم شمار کی جاتی ہیں خاص بارہویں رات اور موسم گرما کی درمیانی رات۔ سویڈن اور جرمنی دونوں ممالک میں یہ رواج ہے کہ موسم گرما کی درمیانی شام کو نو(9) مختلف اقسام کے پھولوں کا گلدستہ تکیے کے نیچے رکھا جاتا ہے اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ اس رات کے خواب ضرور سچے ہوں گے۔

ایک یہ عقیدہ بھی عام تھا کہ اگر خواب دیکھنے والا اپنا خواب فلاں وقت بیان کر دے تو وہ خواب کے برے اثرات سے محفوظ رہے گا ورنہ نقصان اٹھائے گا۔ خطرناک خواب پوشیدہ رکھنے ہی میں عافیت سمجھی جاتی تھی۔ اس طرح اچھے خوابوں کا اظہار ضروری سمجھا جاتا۔ ان کے معبرین خوابی علامتوں کی روشنی میں خوابوں کی تعبیریں بیان کرتے وقت صاحبِ خواب کے افعال و کردار بھی پیشِ نظر رکھ کر اپنا فیصلہ دیتے۔(۱۸)

خواب کے بنیادی عناصر

خواب کے بنیادی عناصر کون سے ہیں؟ اس سلسلے میں ماہرین علوم وفنون کی تحقیقات سے یہ امر سامنے آتا ہے کہ کچھ عناصرِ خواب ایسے ہیں جن پر ماہرین متفق ہیں جبکہ خواب کے کچھ عناصر کی تعیین میں ماہرین میں اختلاف ہے اور بعض اوقات یہ اختلاف تضاد و تخالف کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔ ذیل میں خواب کے بنیادی عناصر کے تحت اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔

1۔ اشاریت / علامتیت:

خواب میں علامات کے ذریعہ معلومات و حالات سے آگاہی دی جاتی ہے اور خواب میں ہر معاملہ من و عن اس طرح نہیں دیکھا جاتا جیسے بیداری میں دکھائی دیتا ہے بلکہ اشاریت خواب کا لازمی جزو ہے اور علامات و اشارات کو سمجھنے کے بعد خواب کی تاویل کی جاتی ہے۔ خوابوں میں علامات و اشارات کیوں ہوتے ہیں، اس کے متعلق ماہرین فن کی آراء مختلف ہیں ابن خلدون اس امر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وتصير روحانية بأن تتجرد عن المواد الجسمانية والمدارك البدنية وقد يقع لها ذلك لمحة بسبب النوم كما نذكر، فتقتبس بها علم ما تتشوف إليه الأمور المستقبلة وتعود به إلى مداركها. فإن كان ذلك الاقتباس ضعيفاً وغير جلي بالمحاكاة والمثال في الخيال لتخلطه فيحتاج من أجل هذه المحاكاة إلى التعبير وقد يكون الاقتباس قوياً يستغنى فيه عن المحاكاة فلا يحتاج إلى تعبير لخلوصه من المثال والخيال.(۱۹)

(نفس ناطقہ کو روحانیت کا کمال اس وقت حاصل ہوتا ہے) جب جسمانی مادوں سے اور بدنی حواس سے تعلقات چھوڑ دیتا ہے۔ یہ قطع تعلقی اسے سونے کی حالت میں کچھ دیر کے لیے حاصل ہوتی ہے اس لیے وہ اس پُر سعادت لمحے میں مستقبل کے چند واقعات کا علم حاصل کر لیتا ہے جن کی طرف اسے رغبت تھی اور جاگ کر بدنی حواس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔ اگر وہ حاصل کیا ہوا علم کمزور اور غیر واضح ہوتا ہے اور خیال میں اس کی حکایت و تمثیل موجود نہیں ہوتی تو اس کی تعبیر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے لیکن کبھی یہ حاصل کیا ہوا علم قوی ہوتا ہے اور خیال میں اس کی حکایت و تمثیل پیش نہیں کی جاتی تو چونکہ تمثیل سے پاک و مجرد ہے اس لیے اس کی تعبیر کی بھی ضرورت نہیں۔

گویا ابن خلدون کے مطابق اگر خیال میں علامات کی تمثیل موجود نہیں تو تعبیر لاحق ہوتی ہے ورنہ خواب صریح ہوتا ہے۔

خواب میں علامات، خواب کے عناصر میں سے ہیں لیکن انبیاء کو اس ضمن میں استثناء حاصل ہے۔ انبیاء کے خواب واضح و صریح ہوتے ہیں اسی طرح جزوی طور پر علامتی و اشاری بھی ہوتے ہیں مثلاً سیدنا ابراہیمؑ کا خواب اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے معاملے میں صریح خواب کی مثال ہے

إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى۔(۲۰)

میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے

اسی طرح حضرت یوسفؑ کا خواب جزوی طور پر علامتی کی مثال ہے

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ۔(۲۱)

یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا۔

خواب میں علامات لازم ہیں اس امر کی تائید علامہ ابن قیم بھی ان الفاظ میں کرتے ہیں

أن الرؤيا أمثال مضروبة يضرها الله للعبد بحسب استعداده الفه۔فمرة يكون مثلا مضروبا ومرة يكون نفس ما رآه الرائى فيطابق الواقع مطابقة العلم للمعلومه۔(۲۲)

اللہ پاک بندے کی صلاحیت کے مطابق بندے کو کوئی بات مثالی رنگ میں بتاتا ہے لہٰذا کبھی تو مثالی رنگ میں خواب دکھائی دیتا ہے اور کبھی جو کچھ دکھائی دیتا ہے بعینہ اس کا ظہور ہو جاتا ہے۔ غرض کہ خواب واقعہ کے مطابق اسی طرح ہوتے ہیں جس طرح علم معلوم کے مطابق ہوتا ہے۔

خواب میں علامات دکھائی دینے کا سبب امام رازیؒ نے یوں واضح کیا ہے

خواب کی قسم جس میں تاویل کی ضرورت پڑتی ہے۔یوں ہوا کرتی ہے کہ جب نفس انسانی عالم ملکوت سے کوئی بات دریافت کرتا ہے تو قوت متخیلہ اس بات کو حکایت کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ایسی صورت ترکیب دیتی ہے جو اس بات کے مناسب ہو پھر جب وہ صورت معبر پر ظاہر کی جاتی ہے تو معبر اس صورت سے وہی بات بیان کر دیتا ہے جس کے لیے وہ صورت ترکیب دی گئی تھی۔(۲۳)

گویا انسان کی قوت تخیل ملاء اعلی سے لی گئی معلومات و اطلاعات کو اشارات و علامتوں میں ڈھالتی ہے۔ مغربی ماہرین نفسیات Sigmund Freud نے بھی خوابوں میں اشاریت پر بحث کی ہے اور اس کا نظریہ ہے کہ اشاریت خوابوں کا لازمی جزو ہے جن کو سمجھنا، خواب کا معنی سمجھنے کے لیے لازم ہے۔ فرائیڈ کے نظریہ کے مطابق Dream is a wish fulfillment، لہٰذا اس کے مطابق ہماری خواہشات "علامات" کا بھیس بدل کر خواب میں نظر آتی ہیں۔ اشاریت کے متعلق لکھتا ہے کہ:

خواہشات اپنے اصل روپ میں اس لیے نہیں آتیں کہ ان سے متعلقہ بعض حقائق اتنے تلخ اور گھناؤنے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اپنی اصل صورت میں خواب کے اندر دکھائی دیں تو خواب دیکھنے والا

ان کی ہیبت اور تلخی کی تاب نہ لا کر چونک پڑے چنانچہ یہ چیزیں روپ بدل کر ایک ایسے بھیس میں دکھائی دیتی ہیں جنہیں دیکھ کر خواب دیکھنے والے پر ناخوشگوار اثر پڑنے کی بجائے خوشگوار اثر پڑتا ہے اور وہ خواب کو اطمینان سے دیکھتا چلا جاتا ہے۔ خواب کے وہ مناظر جو بھیس بدل کر دکھائی دیتے ہیں خوابی اشارے ہوتے ہیں۔(۲۴)

مغربی ماہر نفسیات Carl Gustav Jung بھی خوابوں میں علامات واشاریت کو بطور عنصر تسلیم کرتا ہے، لکھتا ہے

> A dream is an involuntary and spontaneous psychic product, a voice of nature, and is usually obscure and difficult to understand because it expresses itself in symbols and pictures, like the most ancient writing, or the complicated letters which children sometimes enjoy producing with drawings replacing the important words.(25)

گویا خوابوں میں اشارات اور علامات پر مسلم و مغربی ماہرین متفق ہیں لیکن علامات واشاریت کے سبب میں اختلاف ہے جیسا کہ فرائیڈ کے نظریے سے واضح ہوتا ہے۔

2۔ نیند:

خواب کے بنیادی عناصر میں "نیند" ایک اہم عنصر ہے کیونکہ نیند کے علاوہ کھلی آنکھوں سے کچھ دیکھنا خواب نہیں ہے کہلاتا، "الرؤیا" کی لغوی واصطلاحی بحث میں یہ امر واضح ہو چکا کہ خواب عالم نوم میں دیکھنے کے معانی میں مستعمل ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ سے اس کی دلیل ملتی ہے، جب انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمایا:

إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى۔(۲۶)

میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے

یعنی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے خواب کی کیفیت یہ کہہ کر واضح کی کہ "میں دیکھتا ہوں" گویا خواب میں دیکھنا، نیند کے بغیر ممکن نہیں۔ ابن خلدون نے الرؤیا پر بحث کے دوران یہ امر ان الفاظ میں واضح کیا ہے:

ففطر اللة البشر على ارتفاع حجاب الحواس بالنوم الذي هو جبلي لهم،
فتتعرض النفس عند ارتفاعه إلى معرفة ما تتشوف إليه في عالم الحق، فتدرك في

بعض الأحيان منه لمحة يكون فيها الظفر بالمطلوب. ولذلك جعلها الشارع من المبشرات، فقال: لم يبق من النبوة إلا المبشرات۔(۲۷)

پس خدا نے یہ بات انسان کی فطرت میں ڈال دی ہے کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کا پردہ اپنی ذات سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اس پردہ کے اٹھ جانے کے بعد نفس عالم حق کے مشاہدہ سے معرفت حاصل کرتا ہے۔ بعض اوقات اس پر معرفت کا ایسا لمحہ بھی آتا ہے جب اسے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا علم ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شارع نے اسے مبشرات کہا ہے اور فرمایا ہے کہ نبوت باقی نہ رہے گی مگر مبشرات رہ جائیں گے۔

گویا دلیل ہوئی کہ نفس مشاہدہ غیبی کا کچھ حصہ بامر الٰہی، حالت نیند میں حاصل کرتا ہے۔ اسی امر کی وضاحت شاہ ولی اللہ یوں فرماتے ہیں:

جب روح کو حجاب سے فرصت ملتی ہے اور حجاب دور ہو جاتے ہیں تو اس میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ کمالِ علم اور اسرارِ الٰہی اس پر بے نقاب ہوں۔ یہ کیفیت خواب کے عالم میں رونما ہوتی ہے اور ایک قسم کی خدائی تعلیم کہلاتی ہے۔(۲۸)

ثابت ہوا کہ "نیند" خواب کے اہم عناصر میں سے ایک ہے۔ سگمنڈ فرائیڈ نے بھی "خوابوں کو نیند کا محافظ کہا ہے"(۲۹) اس کے نظریے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خواب کے لیے نیند کو اہم عنصر قرار دیتا ہے۔

3۔ انسانیت / بشریت:

الرؤیا، انسانوں کو نظر آتے ہیں، حیوانات و جانور خواب (بامعنی خواب) نہیں دیکھتے۔ ظہیر احمد صدیقی لکھتے ہیں:

انسان ہی خواب دیکھتا ہے، حیوانات خواب نہیں دیکھتے، یوں خواب دیکھنا ایک طور سے انسان ہونے کی دلیل بھی ہے۔(۳۰)

فرائیڈ کے نظریہ خواب سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ خواب انسانوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔

4۔ قابل تعبیر و تاویل ہو:

خواب کے عناصر میں ایک اہم عنصر یہ بھی ہے کہ وہ عام مشاہدہ پر مشتمل نہ ہو، نہ ہی پریشان خیالی اور منتشر افکار کو خواب کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں خام خیالی جو حالت نیند میں بصورت خواب دکھائی دیتی ہے اور وہ علم تعبیر کے اصولوں کے مطابق درست نہ ہو اسے اضغاث و احلام کہا جاتا ہے جیسا کہ نبیؐ نے خواب کی اقسام بیان فرمائی ہیں

وكان يقال الرؤيا ثلاث حديث النفس وتخويف الشيطان وبشرى من الله۔(۳۱)

پھر فرمایا

الرؤيا من الله والحلم من الشيطان۔(۳۲)

اور ایسے خواب کو جو شیطانی تصرف ہو "الرؤیا الصالحۃ" میں شمار نہیں کیا جاتا، نہ اس کی کوئی تاویل ہے اور اسے بیان کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

لا تخبر بتعلب الشيطان بک فی المنام۔(۳۳)

ایسی بات کو بیان نہ کر جو شیطان تیرے ساتھ اٹھکیلیاں کرے نیند میں۔

صاحب تعطیر الانام نے بے معنی اور ناقابلِ تاویل خوابوں کی سات اقسام بیان کی ہیں، لکھتے ہیں

- الأول حديث النفس والهم والتمني والأضغاث
- والثاني الحلم الذي يوجب الغسل لا تفسير له
- والثالث تحذير من الشيطان وتخويف وتهويل ولا تضره
- والرابع ما يريه سحرة الجن والإنس فيتكلفون منها مثل ما يتكلفه الشيطان
- والخامس الباطلة التي يريها الشيطان ولا تعد من الرؤيا
- والسادس رؤيا تريها الطبائع إذا اختلفت وتكدرت
- والسابع الوجع وهو أن يرى صاحبها في زمن هو فيه وقد مضت منه عشرون سنة ۔(۳۴)

1۔ حدیث النفس، وہم، تمنی اور اضغاث

2۔ احتلام ہے جس کی وجہ سے انسان پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

3۔ شیطان کی طرف سے دکھائے جانے والے ڈراؤنے خواب ہیں جو انسان کے لیے نقصان دہ نہیں ہوتے۔

4۔ وہ ہے جو ساحر لوگ جنات اور انسانوں میں سے شیطان کی طرف تصرف کر کے دکھلاتے ہیں۔

5۔ وہ جھوٹے خواب جو شیطانی تصرف سے ہوتے ہیں وہ رؤیا میں شمار ہی نہیں کیے جاسکتے۔

6۔ وہ خواب جو طبائع کے ایک دوسرے پر غلبہ کی صورت دیکھے جاتے ہیں۔

7۔ بدن انسان میں درد کی صورت میں دیکھے جانے والے خواب ہیں کہ وہ دیکھے ایسا وقت جو بیس سال پہلے گزر چکا ہے۔

گویا خواب کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ قابلِ تعبیر ہو اور محض روز مرہ سوچوں کا عکس نہ ہو۔ ڈراؤنے اور روز مرہ خوابوں کی جو توضیحات فرائیڈ نے کی ہیں ان کا ملخص یہ ہے کہ وہ عالم بیداری کی تشویش و پریشانی کے باعث دکھائی دیتے ہیں نیز یہ کہ ڈراؤنے وخطرناک خواب کسی چھپی ہوئی خواہش کا تکملہ ہوتے ہیں۔ (۳۵) جیسا کہ فرائیڈ کی خواب کے بارے میں بنیادیہ ہے کہ "خواب خواہشات کی تکمیل کا نام ہے"

خوابوں کی خصوصیات

خوابوں کی چند مشترکہ و عمومی خصوصیات ہیں جو تحقیق کے بعد سامنے آتی ہیں۔ ذیل میں ان کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ تصورات و مناظر کی بے ربطگی:

خوابوں میں تصورات و مناظر عام طور پر بے ربط اور بے جوڑ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ناممکن اور متضاد چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض اوقات خواب اتنے بے معنی سے دکھائی دیتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے ان کی کوئی اصل نہیں ہے لیکن ان مناظر کا ضرور کوئی معنی ہوتا ہے اور ان کے خبط میں ضرور کوئی ضبط پوشیدہ ہوتا ہے البتہ اس کو سمجھنے کے لیے فن اور علم کا ہونا ضروری ہے۔

2۔ جاذبیت و درستی کا تاثر:

خوابوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب تک وہ جاری رہتے ہیں، خواب دیکھنے والا انہیں درست تسلیم کرتا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں: ایک یہ خواب کے دوران ہم تنقیدی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں اور ہمارے پاس ایسے ذرائع

موجود نہیں ہوتے جن کی مدد سے ہم خواب کے واقعات کو جانچ سکیں اور نہ ہم اس دوران واقعات کا ایک دوسرے سے تقابل کر سکتے ہیں نہ ہمارے سامنے کوئی حقیقی اشیاء ہوتی ہیں اور نہ کوئی معیار جن کی مدد سے واقعات کو جانچا جا سکے۔ دوسری وجہ خوابوں کی جاذبیت اور ان کی شدید طور پر متاثر کرنے والی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے ہم انہیں درست تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

3۔ مناظر کی سبک رفتاری:

خوابوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ خواب میں خیالات اور مناظر کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے۔ برسوں میں ہونے والے واقعات اور صدیوں میں پیش آنے والے حالات، حالتِ خواب میں چند لمحات میں دیکھے جاتے ہیں۔

خوابوں کی یہ خصوصیات ہیں جو عام طور پر پائی جاتی ہیں اور یوں کہا جائے کہ یہ ہر خواب کے لیے لازم ہیں تو بے جا نہ ہو گا۔

خلاصہ بحث

قدیم تاریخ اور فلسفیانہ گروہ و مکاتب میں خوابوں کی اہمیت مسلم ہے۔ خوابوں کو خدائی الہام گردانا جاتا ہے اور اکثر مذاہب میں بے حد اہمیت حاصل ہے۔ خواب کا آنا اعزاز ہے اور مخصوص لوگوں کو یہ منصب حاصل ہوتا ہے، نیز مختلف ادوار اور اقوام و مکاتب ہائے فکر کے مطالعہ سے درج ذیل مقاصد حاصل ہوتے ہیں:

- خواب رحمت، خدائی مدد، ہدایت اور تنبیہ کی صورت ہیں۔
- خواب مصائب و آلام کی خبر اور مستقبل سے آگاہی کا ذریعہ ہیں۔
- انفرادی احتساب کا ذریعہ ہیں۔
- مختلف مریضوں کی مدد، رہنمائی اور علاج بذریعہ خواب حاصل ہوتے ہیں۔
- خواب دیوتا / خدا سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔
- تکمیل خواہشات، مرادیں پوری ہونے کی ایک شکل ہے یا ان کی اطلاع کا ذریعہ ہے۔
- خواب سے فال اور شگون کا کام بھی لیا جاتا رہا ہے۔

جسم مادی روح کے لیے قید گاہ کی مانند ہے اور عالمِ نوم میں روح عالمِ بالا سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ خدائی پیغام ہو یا مردہ لوگوں سے رابطہ۔ خاص وقت، لمحہ، موسم، جگہ اور صاحبِ خواب کے افعال و کردار تعبیرِ خواب کے ضمن میں اہم سمجھی جاتی ہے۔ عناصرِ خواب میں اشارات و علامات جزوِلازم ہیں سوائے انبیاء کے خوابوں کے اور اس ضمن میں اسلامی و مغربی نکتہ نظر یکساں ہے۔ خواب کے بنیادی عناصر میں نیند اور بشریت جزوِلا ینفک ہے اور یہ امر بھی مغربی و شرعی لحاظ سے مسلم ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے بامعنی و قابلِ تاویل ہونا بھی عناصرِ خواب سے ہے، خام و منتشر خیالی کو اضغاث و احلام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کی سات اقسام ہیں۔ خصائصِ خواب میں تصورات کا بے ربط ہونا، جاذب اور درست معلوم ہونا اور مناظر و اشارات کا سبک رفتار ہونا لازم ہے۔

غرض یہ کہ قدیم فلاسفہ، مؤرخین، مذاہب اور اقوامِ عالم کے خواب اور فنِ تعبیر پر مبنی نظریات سے یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ ان کے ہاں یہ شعبہ ہمہ وقت اہم اور قابلِ ذکر رہا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ کہیں نہ کہیں ان کے نظام ہائے زندگی کو اثر انداز کرتا رہا ہے تو بے جانہ ہو گا۔ اسلامی نکتہ نظر سے عناصر و خصائصِ خواب اور فنِ تعبیر کے اصول و قوانین ایک مربوط اور باقاعدہ علم کی حیثیت رکھتے ہیں جن پر قرونِ اولیٰ سے تاحال ابحاث ہوتی رہی ہیں البتہ معبر ہونا وہبی امر ہے اور اس میں کسب کو کوئی دخل نہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (Referenes)

(1) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, Edinburgh, T and T Clark, 38 George New York, Charles Scribner's sons, 597 5th avenue, Vol 5, P:30

(2) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol 5, p 31

(3) IBID

(4) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol 5, p 31

(5) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol 5, p 31

(6) IBID, p 32

(۷) خواب و تعبیر، ادارہ تصنیف و تالیف شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، س۔ن، ص15

Khawb and Tabir, IdarahTasnifwaTalif, Shaikh Ghulam Ali and Sons Publishers Lahore, ND, p15

(8) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol 5, p 32
(9) IBID, vol IV, p 33

(۱۰) خواب وتعبیر، ص17 　Khawb and Tabir, p 17

(11) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol iv, p33

(۱۲) خواب وتعبیر، ص18 　Khawb and Tabir,p18

(13) Becker, Raymond De, The understanding of dreams, (Michel Hero: translator), George Allen and Unwin LTD, London, 1965, p 211
(14) Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol iv, p35

(۱۵) خواب وتعبیر، ص16 　Khawb and Tabir, 16

Hastings, James, Encyclopaedia of Religion and Ethics Vol: iv P 38
(16) Ibid
(17) Ibid

(۱۸) خواب وتعبیر، ص16 　Khawb and Tabir, 16

(۱۹) ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ص 44

IbnKhallidun, MuqaddimahIbnKhallidun, p44

(۲۰) الصافات102:37 　Al-Saffat 107:23

(۲۱) یوسف4:12 　Al-Yousuf 4:12

(۲۲) ابن قيم الجوزيه، الروح في الكلام على أرواح الاموات والأحياء بالدلائل من الكتاب والسنة ، ص30

IbnQayyim al-Jauziyyah, al-Ruh fi al-KalamalaArwah al-Amwatwa al-Ahya bi al-Dalail min al-Kitab al-Sunnah p30

(۲۳) رازی، فخر الدین، امام، حدائق الانوار فی حقائق الاسرار، ص199

Razi, Fakhr al-Din, Imam, Hadaiq al-Anwar fi Haqaiq al-Asrar, p 199

(۲۴) خواب وتعبیر29۔30 　Khawb and Tabir, 16

(25) Fordham Frieda, An Introduction to Jung's Psychology, Penguin books, 1961, chapter 6, p 97

(۲۶) الصافات102:37 　Asaffat 37: 102

(۲۷) ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ص 45

IbnKhallidun, Muqaddimah, p 45

(۲۸) شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، جنرل پرنٹرز لاہور، س۔ن، ص684

Shah Wali Allah, Hujjah Allah al-Balighah, Genral Printers, Lahore, ND, p684

(۲۹) کرامت حسین، مبادیات نفسیات، ایم آر برادرز اردو بازار لاہور، س۔ن، ص 358

KaramatHussain, MabadiyatNafsiyat, M.R. Brothers Lahore, ND, p 358

(۳۰) صدیقی، ظہیر احمد، ڈاکٹر، علم و عشق، خواب و کشف و کرامت صوفیا کی نظر میں، سیٹھی بکس لاہور2012ء، ص70

Siddiqui, Zahir Ahmad, Dr. IlmwaIshq, KhawbwaKashfwaKaramat, SufiyakiNazar main, Sethi Books Lahore, 2012, p 70

(۳۱) البخاری ، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام، رقم الحدیث : 7017، ص586

Al-Bukhari, Muhammad bin Isma'il, al-Shaihal-Bukhari, Kitab al-Ta'bir, Bab al-qayd fi al-Manam, Hadith No. 7017, p 586

(۳۲) الصحیح البخاری،کتاب التعبیر، باب الحلم من الشیطان ---ویستعذ باللہ ،رقم الحدیث: 7005، ص585-

Al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Ta'bir, Bab al-Hulum min al-Shaytan, ..wayasta'izbillah, Hadith No. 7005, p 585

(۳۳) البیهقی، احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ الخراسانی، شعب الایمان ،تحقیق:مختار احمد الندوی، مکتبه الرشد، للنشر والتوزیع الریاض، س -ن، باب فی الرؤیا التی هی نعمة الله ،6/424، رقم الحدیث: 4433

Al-Baihqi, Ahmad bin Hussainbn Ali bin Musa al-Khurasani, Shu'ab al-Aiman, Tehqiq: Mukhtar Ahmad Nadvi, Maktbah al-Rushd, Al-Riyad, ND, Bab al-Ro'yaallatihiyani'matullah, 6/424, Hadith No. 4433

(۳۴) النابلسی، عبد الغنی، شیخ، تعطیر الانام فی تفسیر الاحلام، دار الفکر بیروت1419ھ، ص3

Al-Nabalsi, Abd al-Ghani, Shaikh, Ta'tir al-Anam fi Tafsir al-Ahlam, Dar al-FikrBairut, 1419AH, p 3

(۳۵) کرامت حسین، مبادیات نفسیات، ص366۔367

KaramatHussain, MabadiyatNafsiyat, pp 366, 367